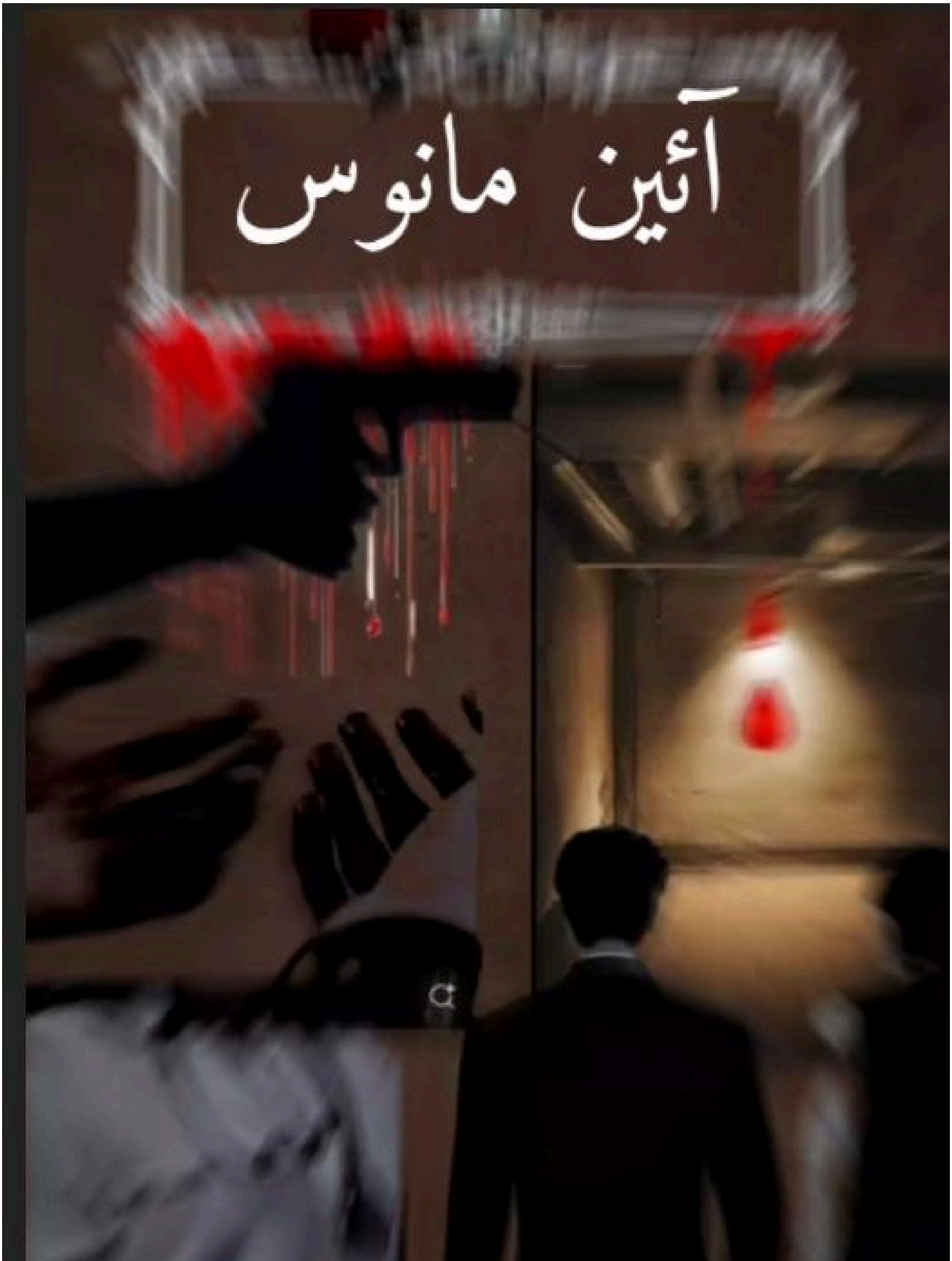
آئین مانوس

انتساب

اللہ کے نام جس نے مجھے لکھنے کی قوت اور سوچنے کی صلاحیت عطا کی......

پیش لفظ

میری پہلی تحریر، میرا پہلا شاہ کار اور اس طرف میرا پہلا قدم ....اس ناول

کا خیال مجھے آج سے ایک سال قبل آیا تھا مگر اس سوچ سے کے میری تحریر
کون ہی پڑھے گا میں ہی روک گئی تھی مگر ایک سال کے لمبے وقفے کے باوجود
یہ کہانی میرے ذہن سے نہ نکل سکی اور اسی وجہ سے آج اپ اسے پر رہے ہیں
.....دوسرے نمبر پر میں شکریہ کرنا چاہوں گی hmarikhani.com@ جنہوں
نے میری اس تحریر کو آپ تک پہنچنے میں مدد دی اور جو میری
motivation بنے اس تحریر کو مکمل کرنے میں......................

....

انتباہ

اس کہانی کے تمام کردار اور مقامات فرضی ہیں
اگر کوئی بھی مقام یا کردار کہانی کے کردار سے

مماثلت رکھتا ہے تو یہ محض اتفاق ہو گا..... اس کہانی میں قتل، خون ریزی اور پر تشدد مناظر شامل ہیں... نیز کہانی میں موجود جسمانی تشدد اور ذہنی دباؤ کچھ قارئین کے لیے تکلیف دہ ثابت ہو سکتا ہے تو براہ کرم احتیاط کریں..... شکریہ

باب اول:

آغاز حکایت

قسط نمبر ۱

"میری بات سنیں ابو.....ابو پلز....."

جیسے آنکھوں کے پیچھے کوئی خوفناک تصویر نمودار ہو رہی ہو...وہ آنکھیں بند کیے بستر پر لیٹی تھی، پسینے سے شرابور، ''ابوؤو...'' اس کی آنکھ ایک چینخ کے ساتھ کھل گئی، لیکن اب بھی وہ اس خواب کے زیر اثر تھی، وہ بستر سی اٹھی اور تیزی سے اٹھی اور باہر کی طرف بھاگی کمرے سی نکل کر ساتھ بنی راہداری میں اندھا دھوند آگے بڑھنے لگی...

"ابو ایسا نہیں ہے... ابو، خدا کے لیے یہ سب جھوٹ ہے..... ابو.." اب بھی اس کے منہ میں وہ ہی الفاط تھے

کچن میں جاتی بلقیس بیگم نے اس کی آواز سنی تو راہداری کی جانب دیکھا" حیدر.... حیدر بیٹے... وہ" بوکھلاہٹ میں ابھی انھوں نے اتنا ہی کہا تھا کہ لاونج میں بیٹھا حیدر اپنی کنپٹی سہلا رہا تھا پکار پر چونکہ اور کسی خیال کے تحت ٹیرس کی طرف جاتی داہداری کی طرف لپکا....."ہانی...ہانی ادھر دیکھو میری طرف ہانی" وہ جو

خواب کے زیر اثر راہداری میں زمین پر بیٹھی تصور میں اپنے باپ کو صفائیاں پیش کررہی تھی حیدر کا سہارا دینے پر کسی بے جان وجود کی طرح اس کے ساتھ لگ کر بیٹھ گی... شناساں آواز پر مڑ کر دیکھا" حیدر... حید تم کہو نہ تم.. تم بتاؤ انھیں وہ سب جھوٹ ہے" اب وہ اس کے ساتھ لگی اسے اپنا یقین دلانے کی کوشش کرنے لگی "ہاں میں کروں گا بات تم...." ابھی اس کے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ وہ پھر سے بولنے لگی " وہ میرا یقین نہیں کرتے...... وہ......" اس کے رونے میں تیزی آنے لگی" وہ.. وہ جھوٹ بول رہا ہے... وہ سب جھوٹ....." باقی کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی وہ اپنے ہوش کھو کر اس کی بانہوں میں جھول گئ

....

چار ہفتے قبل:

15 june2024

صبح؛ 7:30 بجے

بجتے الارم کو ہاتھ بڑھا کر بند کیا گیا غالبن وہ پہلے ہی اٹھ چکی تھی زھرا بیگم اٹھانے کی غرض سے اس کے کمرے میں آئ تھی اسے بیڈ پر کتاب پکڑے دیکھ کر

مسکرائیں یہ ان کی وہ ہی اولاد تھی جو تین سال پہلے تک اس کے سر پر کھڑے ہو کر چیخنے سے بھی نہیں اٹھتی تھی اور اب دیکھو ذرا ...سر جھٹک کر وہ اگے بڑھیں

"ہانم بچے آجاو ناشتہ کر لو بس آنے والی ہے "

"جی مما آئی بس ..."

سہن میں ایک طرف کو رکھے ڈائننگ ٹیبل سے ناشتے کی اشتہنگیز خوشبو سرے سارے گھر کو معطر کر رہی تھی ....گھر کے نفوس ٹیبل کے گرد بچھی کرسیوں پر بیٹھے تھے جن میں اک زھرا بیگم خود اور ان کی دو بیٹیاں تھی بڑی بیٹی ام ہانم اور چھوٹی والی کا نام حریم ....."بابا چلے گے ہیں آفس ؟؟" باپ کی کرسی خالی دیکھ کر سوال کیا گیا ...."ہاں وہ آج جلدی ہی چلے گے "......."اوکے مما میں جا رہی ہو یونی ... اللہ حافظ ..." ابھی اس نے پڑاٹھے کے چند نوالے ہی لگاے تھے کیے وین کے ہارن کی آواز کان میں پڑ گئی اور وہ تو ویسے بھی ناشتہ چھوڑنے کے بہانے ڈھونڈتی رہتی تھی ...."ارے پر ناشتہ ...."اگلی کوئی بھی بات سننے سی پہلے ہی وہ فرار ہو چکی تھی ......

....

اگر ہم ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے دو نفوس کو چھوڑ کر شہر کے دوسرے کونے میں بنی ایک چھوٹی سی صابن کی فیکٹری میں دوسری منزل میں اپنے آفس میں بیٹھا حیدر پوری طرح سے کام میں منہمک تھا جب پاس پڑے فون نے اس کا دیہان اپنی جانب کھینچا..."اوے تجھے چین نہیں ہے کیا جب دیکھو مجھے فون کر لیتا ہے" "ارے یار تو تو میری پہلی بیوی ہے نا اب بندا اپنی بیگم کو فون بھی نہ کرے کیا ؟ دوسری طرف سے پیار بھرے لہجے میں دیے گۓ جواب کو سن کر وہ مذید تپ کر رہ گیا....."بکواس بند کر ٹھرکی انسان ابھی گھر سے نکلتے وقت بھی تو نے کال کر کے اپنی ٹھرک جاری تھی نہ دوبارہ کال کرنے کا مقصد جن سکتا ہوں....."بہت ضبط کر کے اس نے پوچھا تھا......."ارے ہاں بھائی کام تو میں بتانا ہی بھول گیا ....."ٹھرک ختم ہو تو نہ اس نے یہ صرف سوچا ہی تھا "یار وہ رضا بھائی کی کال آئی تھی وہ چاہ رہیں ہیں ہم پچھلے سال کی طرح اس سال بھی ان کی ریاکاری ٹیم میں شامل ہو جائیں....تو تو جانتا ہی ہے اس سال سیلاب نی کتنی تباہی مچائی ہے لوگ وں کی علاقوں میں مدد لے کر جانے کو تیار ہی نہیں ہو رہے اس لئے...."

"اچھا تو کوئی نا ہم چلتے ہن نہ اس بار بھی تو باقی زبرج ، حاتم اور نجف سے بھی پوچھ لے اور رضا بھیے بھائی کو ڈن کر دے ..."

"چل سہی ہے میں تجھے باقی کی ڈیٹیلز لے کر بتاتا ہوں رضا بھی سے ....."کال منتقل کر کی وہ پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو چکا تھا ......

....

"سب لوگ کل صبح ٹھیک نو بجے اپنے سارے سامان کے ساتھ کیمپس میں موجود ہوں .....is it clear ؟؟........"yes sir ......"تمام طلبہ نی ہم آواز ہو کر جواب دیا ....جواب سن کر پروفیسر کلاس سے جا چکے تھے اور وہ کسی سوچ میں پڑی تھی ....."کیا ہوا اہانی ...کیا سوچ رہی ہو ؟؟؟"........وو جو اپنے ہی خیالوں میں گم تھی چونک کر زایشا کی طرف مڑی ....."ہن ......نہ ...نہیں میں بس سوچ رہی تھی کے جانا ضروری کیوں ہے ..اگر بابا نہ مانے تو ؟"......"مان جائیں گے یار انکل تم نے سنا نہیں کے یہ ہمارے سلیبس کا حصّہ ہے اور اس بار ویسے بھی سیلاب سے متاثر علاقوں میں زیادہ لوگوں کی ضرورت ہے سنا ہے کافی نقصان کیا ہے اس دفع پانی نے ......"وہ اسے تسلی دی رہی تھی "ہاں ....چلو چلیں جلدی

پھر بس میں کھڑا ہونا پڑے گا ...."اچانک سے یاد آنے پر دونوں کیمپس سے باہر کی طرف بھاگی تھیں ....

....

اُسی روز ___ دوپہر: 3:00

"جی ابو صبح نکلیں گے ہم لوگ ...." بریانی کھاتے ہوئے اس نے بتایا ....گھر کے تمام نفوس اس وقت کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے سوائے احمر بھائی کے جو اپنے بیوی اور بچوں سمیت uk میں رہائش پذیر تھے ......"اور واپسی کب ہو گی لاڈ صاحب کی ؟؟؟"........بیلقیس بیگم نے گلاس میں پانی انڈیلتے پوچھا "پتا نہیں ماں جا کر پتا چلے گا .....اور چھوٹی دنیا کیا سوچا ہے اب انٹر کے بعد....؟"ںاں کو جواب دے کر پاس بیٹھی حالے کو چھیڑنا ضروری سمجھا اسے چھیڑے بنا اسے کھانا کیسے حزم ہوتا ...."کر لوں گی کچھ نہ کچھ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں آپ اپنے خدمتے خلق پر دیہان دیں "جلا بھونا جواب سن کر حیدر کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے ......"اسے کیا ہوا امی ؟؟"......"ارے کچھ نہیں بس ایڈ میشن

سر پر ہن اس کا اور اس کی دوست کا کچھ ڈیسایڈ ہی نہیں ہوا ....".........انہو مسکراتے ہوے بیٹی کی پریشانی کی وجہ بتائی ....."اووو .... اچھا چلو کوئی بات نہیں دعا ہے اللہ غیبی مدد فرمایں ..... آمین " انداز مذاق اڑ انے والا تھا ....."ابو ....دیکھیں نا بھائی کو ....."تیر تو نشانے پر لگا تھا مگر شکایات وہ بھی ابو کو حیدر کے چہرے کا رنگ فق ہوا چڑیل کہیں کی ...وہ بس بڑبڑا کر رہ گیا ....."مت چھیڑو یار میری شہزادی کو ...."صدیقی صاحب کا موڈ اچھا تھا اس لئے حیدر بچ گیا اس نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا .....

....

16 june 2024

صبح ; 10 : 30 بجے

علی ..... میرا بچہ ....کوئی ہے ....کوئی بچاو اسے ....

ابھی ابھی آے زوردار ریلے نے بہتے پانی کے بہاو کو تیز کر دیا تھا ...اس اچانک ریلے نے سڑک سے گزرتے لوگوں کو متاثر کیا تھا ...اب تک ریاکاری تھا مس

نہیں پوھنچی تھی اس لئے میڈیکل ٹیم لوگوں کی مدد کر رہی تھی .....سڑک سے گزرتے چند لوگ جو بہاو کی ضد میں آے تھے بر وقت مدد ملنے پر بچا لئے گے تھے مگر اک بچا جو سڑک کے بیچ و بیچ کھڑا ایک پتھر کے سہارے خود کو بہنے سے روک رکھا تھا چھینک کر اپنی ماں کو پکار رہا تھا ....."اوہ نہیں ......"ہانی جو سڑک کنارے کھڑی دوسرے لوگوں کی مدد میں لگی تھی آواز سن کر گھبرائی ......وہ تیزی سے اپنے اس پاس دیکھنے لگی وہ لوگ جہاں کھڑے تھے وہاں چار ڈنڈے لگا کر اپر لوہے کی بڑی سی شیٹ سے چھت ڈال کر دکان بنائی گئی تھی ...وہ متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی سامنے پڑی رسی پر نظر پڑتے ہی اس کی طرف لپکی ..اس نے لائف سیور جیکٹ پہن رکھی تھی بہاو تیز ہونے کی وجہ سے اسے کسی اور سہارے کی بھی ضرورت تھی ......رسی کو اپنی کمر کے گرد باآندھ کر دوسرے سرے کو اسی دکان کے ڈانڈے سے اچھے سے باندھا ....."ہانی تم کیا ....."ہانم زایشا کو اگے کچھ بھی بولنے کا موقع دیے بغیر پانی میں کود گئی ..."ہانی ...."زایشا بے اختیار چینخی تھیں مگر وہ چینخ آہستہ بلکل بھی نہیں تھی ......ریاکاری ٹیم کی ساتھ اسی طرف کو اتے حیدر ور اس کی پلٹون نے بخوبی

وہ آواز سنی تھی حیدر تیزی سے اگی بڑھا تھا اور اگلے ہی پل وہ وہیں کھڑا تھا جہاں کچھ دیر پہلے ہانم ....

وہ تیرتے ہوے بچے تک پہنچ چکی تھی اور اسے ساتھ لئے واپسی کو مڑی ہی تھی کے پانی کا بہاو اچانک تیز ہو گیا ...وہ بچے کو اپنے ساتھ لگائے تیزی سی کنارے کی طرف انے لگی مگر اپنا توازن برقرار نا رکھ سکی ...."ہانم ...."زایشا ایک بار پھر سے چلائ تھی .....آبھی اس کی چیخ منہ میں تھی کی پاس کھڑے حیدر نے بھی پانی میں چھلانگ لگا دی اور تیزی سے اس لڑکی اور بچے کی طرف بڑھنے لگا ...خوف کے مارے زایشا کی آنکھیں ابل پڑیں اور اس بار وہ چیخ تک نہ سکی پانی میں گرنے کی وجہ سے پانی ہانم اور اس بچے دونوں کے پیٹ میں جانے کی وجہ سے وہ دونوں بے ہوش ہو چکے تھے .....حیدر وں دونوں کے پاس پہنچ چکا تھا اس نے ہانم کا بازو اپنے کندھے سی گزر کر اسے سہارا دیا ...ہانم نے باوجود بے ہوشی بچے کو مضبوطی سی اپنے ساتھ لگا رکھا تھا اس لئے حیدر ان دونو کو با آسانی لا سکتا تھا ......"شاہ ویر رسی کھینچو ...."اس کے بلند آواز میں پکارنے سے سکتے میں کھڑا شاہ ویر جیسے ہوش میں آیا تھا .....اس نے جلدی سے رسی کھینچنی

شروع کی کچھ ہی دیر میں وہ لوگ کنارے تک پہنچ چکے تھے ...شاہویر نے آگے بڑھ کر بچے کو باہر نکالا ...وہاں کھڑے مقامی لوگوں نے بچے کو ماں تک پہنچا دیا ....حیدر نے ہانم کو دونوں بانہوں میں اٹھایا اور تیزی سے میڈیکل کیمپ کی طرف بڑھنے لگا

....

جاری ہے!